بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمان ہونے کے بعد غیر مسلم رشتہ داروں سے تعلقات کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا اسلام قبول کرنے کے بعد ایک نیو مسلم اپنے غیر مسلم خاندان سے رابطہ رکھ سکتا ہے؟

جواب

دینِ اسلام رشتے داروں سے حسنِ سلوک، عدل، خیر خواہی، حاجت روائی اور دنیا و آخرت کے معاملات میں بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کی پُر زور تاکید کرتا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ "قبولِ اسلام کے بعد نو مسلم اپنے غیر مسلم خاندان سے رابطہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟" تو یاد رکھیں کہ جب کسی خاندان کا کوئی سعادت مند فرد اسلام قبول کر لیتا ہے اور اس کے والدین، بہن بھائی ابھی تک غیر مسلم ہوں، تو انسانی فطرت کے مطابق ان سے طبعی اور غیر اختیاری لگاؤ ہوتا ہے اور یوں ان سے روابط و تعلقات قائم رکھنے کا جذبہ برقرار رہتا ہے، اس فطری جذبہ کو جس قدر دینِ اسلام نے پورا کیا ہے، دنیا کے کسی اور مذہب میں اس کی مثال نہیں ملتی، چنانچہ اسلام نے دینی مخالفت کے باوجود رشتہ داری کو نبھانے کا حکم فرمایا ہے، البتہ اس کے لیے کچھ حدود و قیود بھی مقرر کی ہیں تاکہ خاندانی میل جول کے دوران مسلمان کے ایمان کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

غیر مسلم والدین، عزیز و اقارب سے حسنِ سلوک کرنے کے متعلق تفصیل:

کفر و معصیت یا ان کی تائید و مدد کے علاوہ دیگر معاملات میں غیر مسلم والدین اور عزیز و اقارب کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، شرعاً جائز ہے، یعنی خونی رشتہ کے طبعی میلان کی بنا پر دنیاوی اعتبار سے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، ان کی خدمت کرنا اور ان کی طرف سے پہنچنے والی سختی اور ایذا پر صبر کرنا شریعت کی ہدایت ہے۔ کافر والدین اگر محتاج ہوں، تو مسلمان اولاد پر ان کی کفالت کرنا لازم ہے، یونہی والدین کے علاوہ اگر کوئی غیر مسلم رشتہ دار محتاج ہو، تو اس کی بھی مالی خدمت کی جائے، لیکن اگر وہ معصیت و شرک کی طرف بلائیں، تو ایسی صورت میں ان کی بات ہر گز نہیں مانی جائے گی، کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ وَّ اتَّبِـعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ(15)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور اگر وہ دونوں تجھ پر کوشش کریں کہ تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل پھر میری ہی طرف تمہیں پھر کر آنا ہے تو میں تمہیں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔" (القرآن، پارہ 21، سورۃ لقمٰن، آیت 15)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے: ”ان طاعتھما واجبۃ فان افضی ذلک الی الاشراك بي فلا تطعھما في ذلك لان لا طاعة للمخلوق في معصية الخالق وصاحبھما في الدنيا معروفا اى بالمعروف وھو البر والصلة والعشرة الجميلة“ ترجمہ: (جائز باتوں میں غیر مسلم) والدین کی اطاعت بھی لازم ہے، لیکن اگر وہ کسی چیز کو میرے ساتھ شریک ٹھہرانے کا کہیں، تو اس میں ان کی اطاعت نہ کر، کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، البتہ دنیا میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک یعنی بھلائی، صلہ رحمی اور اچھے برتاؤ کے ساتھ اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔ (تفسیر خازن، جلد3، صفحہ 398، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صحیح بخاری میں ہے: ”عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت: قدمت علی امی وھی مشرکة فی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه واله وسلم فاستفتيت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه واله وسلم قلت: وھی راغبة افاصل امی؟ قال: نعم صلی امك“ ترجمہ: حضرت سیدتنا اسماء بنت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتی ہیں: رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں میرے پاس میری ماں آئی اور اس وقت وہ مشرکہ تھی، تو میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: (میری ماں میرے پاس آئی ہے) اور اسے مجھ سے کچھ مال ملنے کی امید و خواہش ہے، تو کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔ (الصحیح البخاری، جلد3، صفحہ 166، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

مذکورہ حدیثِ مبارک کے تحت شارحِ بخاری، علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: ”مما يستفاد منه: جواز صلة الرحم الكافرة كالرحم المسلمة وفيه: مستدل لمن راى وجوب النفقة للاب الكافر والام الكافرة على الولد المسلم۔۔۔ وفيه: السفر في زيارة القريب“ ترجمہ: اس حدیثِ مبارک سے چند فوائد حاصل ہوئے: (1) جس طرح مسلمان ماں سے صلہ رحمی کرنا، جائز ہے اسی طرح کافرہ ماں کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنا، جائز ہے۔ (2) یہ حدیث پاک اُن علماء کی مستدل ہے کہ جو مسلمان بیٹے پر کافر ماں باپ کا نفقہ واجب کرتے ہیں۔۔۔ (3) رشتہ داروں سے ملاقات کے لیے سفر کرنا، جائز ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد13، صفحہ 174، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اسی حدیثِ مبارک کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: ”معلوم ہوا کہ کافر و مشرک ماں باپ کی بھی خدمت اولاد پر لازم ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ مشرک باپ کو بت خانہ لے نہ جائے، مگر جب وہاں پہنچ چکا ہو، تو وہاں سے گھر لے آئے کہ لے جانے میں بت پرستی پر مدد ہے اور لے آنے میں خدمت ہے۔ دوسرے عزیز و قرابت دار بھی اگر مشرک و کافر ہوں، مگر محتاج ہوں، تو ان کی مالی خدمت کرے۔“ (مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 407، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”معاملتِ مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے، جبکہ اس میں نہ کوئی اعانتِ کفر یا معصیت ہو، نہ اضرارِ اسلام و شریعت، ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام ہے چہ جائیکہ کافر۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد14، صفحہ 433، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

غیر مسلم والدین، عزیزو اقارب کو تحفہ دینا:

غیر مسلم والدین، عزیزو اقارب کو شرعی مصلحت کی بنا پر تحفہ دینا، جائز ہے، جبکہ کسی قسم کا دینی نقصان نہ ہو، جیسا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کو ریشمی حُلّہ بطور ہدیہ عطا فرمایا، تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ حُلّہ اپنے اخیافی بھائی کو بھجوادیا جو کافر تھا، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے: "جاءت حلل فاعطی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم عمر منها حلة وقال: اكسوتنيها وقلت في حلة عطارد ما قلت؟ فقال: اني لم اكسكها لتلبسها فكسا عمر اخا له بمكة مشركا" ترجمہ: مفہوم اوپر بیان کیا جاچکا۔ (الصحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 165، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "غیر ذمی سے بھی خرید فروخت، اجارہ، استیجار، ہبہ، استیہاب بشروطہا جائز، خریدنا مطلقاً ہر مال کا ہر مسلمان کے حق میں متقوم ہو اور بیچنا ہر جائز چیز کا جس میں اعانتِ حرب یا اہانتِ اسلام نہ ہو، اسے نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلاف شرع نہ ہو، اس کی جائز نوکری کرنا جس میں مسلم پر اس کا استعلانہ ہو، ایسے ہی امور میں اجرت پر اس سے کام لینا یا اس کا کام کرنا، **بمصلحتِ شرعی اُسے ہدیہ دینا جس میں کسی رسمِ کفر کا اعزاز نہ ہو، اس کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو۔۔۔ حلال ہے۔**" (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، صفحہ 421، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

غیر مسلم کے مذہبی تہواروں اور جنازوں وغیرہ میں شرکت کرنے کے متعلق اسلامی تعلیمات

غیر مسلم والدین، عزیزو اقارب کے ساتھ چونکہ دنیاوی اعتبار سے حسنِ سلوک کی اجازت ہے، تاہم اس معاملہ میں کفر و معصیت یا ان کے دینِ کفر یا گناہ کے متعلق مدد کی شرعاً اجازت نہیں ہوگی۔ اسی بنیاد پر ایک مسلمان کے لیے ان کے مذہبی تہواروں میں شرکت سے اِجتناب ضروری ہے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت یا ان مواقع پر تحائف کے لین دین کی شرعاً اجازت نہیں اور اگر یہ کام بطورِ تعظیم ہو، تو کفر ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں: "بخروجه الى نيروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلون في ذلك اليوم وبشرائه يوم النيروز شيئا لم يكن يشتريه قبل ذلك تعظيما للنيروز لا للاكل والشرب وباهدائه ذلك اليوم للمشركين ولو بيضة تعظيما لذلك۔۔۔ فهو كافر" یعنی جو شخص مجوسیوں کے نیروز میں کہ جس دن وہ خرافات کرتے ہیں اُن کی موافقت کرنے کے لیے جائے اور اپنے کھانے پینے کے علاوہ کوئی چیز اس دن کی تعظیم میں خریدے اور کسی مشرک کو اس دن کی تعظیم میں تحفہ دے، اگرچہ ایک انڈہ ہی ہو، تو اس نے کفر کیا۔ (بحر الرائق، جلد 05، صفحہ 133، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

یونہی غیر مسلم کے جنازے میں شرکت اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ غیر مسلم کے لئے اس کی زندگی میں ہدایت اور مسلمان ہونے کی دعا کی جا سکتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ(84)﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور ان میں سے کسی کی

میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے۔"(القرآن، پارہ 10، سورۃ التوبۃ، آیت 84)

بہارِ شریعت میں ہے: "کافر کے لیے مغفرت کی دعا ہرگز ہرگز نہ کرے، ہدایت کی دعا کرسکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 658، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 14 جمادی الاخریٰ 1447ھ/06 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net